T01-18Aug2026 Abdul Ghafoor/ED: Neelam 12:1 0 pm

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, 18th August, 2026

(363rd Session)

Volume XVII, No.06

(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XVII SP.XVII(06)/2026

No.06 03

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Recitation of Naat 2
3. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 2
4. Leave of Absence 2
5. Point of Order raised by Senator Muhammad Azam Khan Swati regarding Rule 196 of the RPCBS, 2012 4
6. Presentation of Report of Standing Committee on National Heritage and Culture on [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026] 5
7. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The NFC Institute of Engineering and Technology Multan (Amendment) Bill, 2026] 6
8. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Area Study Centres (Amendment) Bill, 2026] 6
9. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The National Textile University (Amendment) Bill, 2026] 7
10. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority (Amendment) Bill, 2026] 7
11. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Centre for Clinical Psychology Centres (Amendment) Bill, 2026] 8
12. Point of Public Importance raised by Senator Jan Muhammad regarding the restructuring of Rs. 115 Billion World Bank funded rehabilitation Project 8
13. Point of Public Important raised by Senator Dost Muhammad Khan regarding the non-provision of financial compensation to the residents of the erstwhile FATA 10
14. Point of Public Important raised by Senator Mohsin Aziz regarding the economic loss due to road closures and stikes 11
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati 12
    - Senator Faisal Javed 12
15. Calling Attention Notice raised by Senator Atta-ur-Rehman regarding withdrawal of exemption of taxes for the merged districts of erstwhile FATA and PATA in the Federal Budget 2026-2027 13
    - Mr. Bilal Azhar Kayani, Minister of State for Finance and Revenue 16
    - Senator Rana Sana Ullah Khan 18
16. Point of public importance raised by Senator Khalida Ateeb regarding the release of 11 Pakistani seamen held hostage by Somali pirates 22
    - Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister for Parliamentary Affairs 23
17. Laying of Half Yearly Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the State of Pakistan's Economy for the Year 2025-26 26
18. Laying of the Annual Report 2025 of the Election Commission of Pakistan 26
19. Laying of the appropriation accounts for the Financial Year 2024-2025 and audit reports of the Auditor-General of Pakistan for the audit year, 2025-2026 26
20. Laying of the 1st Biannual Report on Monitoring of the Implementation of 7th NFC Award for the period from July to December, 2024 27
21. Laying of the Annual Report 2025-2026 of the National Commission on the Rights of Child 27
22. Point raised by Senator Aon Abbas 27
    - Senator Humayun Mohmand 30
    - Senator Mohsin Aziz 30
    - Senator Hidayatullah Khan 31
23. Consideration and passage of [The Standard Time (Interpretation of References) (Amendment) Bill, 2026] 33
24. Consideration and passage of [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2026] 34
25. Consideration and passage of [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026] 36

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, 18th August, 2026

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten minutes past twelve in the noon with Mr. Presiding Officer (Senator Manzoor Ahmed) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا
اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو، اور خوب سلام بھیجا کرو۔ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اللہ نے دُنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کی ہے، اور اُن کے لئے ایسا عذاب تیار کر رکھا ہے جو ذلیل کرکے رکھ دے گا۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اُن کے کسی جرم کے بغیر تکلیف پہنچاتے ہیں، اُنہوں نے بہتان طرازی اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اُوپر لاد لیا ہے۔

سورۃ الاحزاب (آیات ۵۶ تا ۵۸)

Recitation of Naat

بزم کونین سجانے کے لئے آپ آئے
شمع توحید جلانے کے لئے آپ آئے
ایک پیغام جو ہر دِل میں اُجالا کر دے
ساری دُنیا کو سُنانے کے لئے آپ آئے
قافلے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دُور تک راہ دِکھانے کے لئے آپ آئے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم! ایوان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ کچھ ناگزیر ٹیکنیکی وجوہات کی وجہ سے سوالات اور ان کے جوابات کی چھپائی نہ ہو سکی، لہٰذا اگر ایوان کی رائے ہو تو آج وقفۂ سوالات کو مؤخر کر دیا جائے۔ میں سینیٹر شہادت اعوان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ تحریک پیش کریں۔

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Senator Shahadat Awan: It is moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for today's sitting in the Senate.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب میں تحریک ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آج والے سوالات اگلی نشست کے لیے carry forward کیے جاتے ہیں۔

Leave of Absence

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے بعض سرکاری مصروفیات کے بنا پر مؤرخہ 17 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے leave application لینے دیں اس کے بعد business پر بحث کرتے ہیں، پلیز۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر اسد قاسم صاحب نے بیرونِ ملک ہونے کی بنا پر مؤرخہ 17 تا 21 اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے ناسازیِ طبیعت کے بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Order No.03, Senator Hidayatullah Khan, Chairman, Standing Committee on National Heritage and Culture, may move order No.03.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے business لینے دیں، اس کے بعد پلیز۔ میں آپ کو موقع دوں گا۔ میں نے اس کو پہلے آرڈر نمبر 03 بول دیا ہے۔ پہلے وہ آرڈر نمبر 03 پیش کریں گے اس کے بعد، بہت شکریہ۔ جی سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! Point of order پہلے لیا جاتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب مجھے business کر لینے دیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں point of order پہلے پوچھنا ہوتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر کارروائی کے متعلق ہے تو۔۔۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جی، کارروائی سے متعلق ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ہدایت اللہ خان: صاحب سُن لیں۔ جی، سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میں آپ کی معاونت کر رہا ہوں۔ میں بنیادی طور پر گزارش کر رہا ہوں کہ یہاں پر پارلیمانی امور کے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان کا دھیان ہو تو۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب، پارلیمانی امور کے وزیر آپ سے مخاطب ہیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! پارلیمانی امور کے وزیر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ (جاری۔۔۔T02)

T02-18Aug2026 Mariam Arshad/Ed:Waqas 12:20 p.m.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: (جاری۔۔۔۔) پارلیمانی وزیر برائے امور یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: طارق چوہدری صاحب سینیٹر صاحب آپ سے مخاطب ہیں۔

Point of Order raised by Senator Muhammad Azam Khan Swati regarding Rule 196 of the RPCBS, 2012

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: پارلیمانی وزیر برائے امور یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماشاءاللہ منجھے ہوئے سیاست دان اور وزیر ہیں، قابل وزیر ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ Rule 195 کے مطابق جو آپ committee کی report lay کر رہے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن Rule 196 adoption کا کہتا ہے۔ اس کے درمیان ایک vacuum ہے good parliamentary practice یہ ہے کہ کم از کم Chair یا اگر Chair مصروف ہے تو Mr. Secretary Senate features بتا دیں۔ آپ اگر سمجھتے ہیں کہ موجودہ rule اس کو cover نہیں کرتے تو یا amendment میں لے آتا ہوں یا پارلیمانی امور صاحب لے آئیں کیونکہ good parliamentary practice میں آپ کو پھر بتا رہا ہوں پوری دنیا کی یہ ہے کہ اس کے دو چار الفاظ بتا دیتے ہیں اپنے تمام قابل قدر ممبران کو کہ اس committee کی اس report کے اندر کیا چیز ہم lay کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Committee Chairman اگر explain کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ جی ہدایت اللہ صاحب۔ Order. No.3.

(Interruption)

سینیٹر محسن عزیز: آج question and answers کو defer کیا ہے کم از کم house کو آپ بتا دیتے کہ کیا problem تھا۔ Computer fail ہو گیا تھا یا کوئی اور reason تھا۔ کیا وجوہات تھیں ہم ویسے بھی fail ہیں تو ایسی کیا وجوہات پیش آ گئیں کہ منسٹر صاحبان بھی for a change یہاں موجود تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں ایسا ہے سینیٹر صاحب کہ جو اردو میں translate ہونے تھے وہ نہیں ہو سکے۔ اس میں صرف یہ وجہ تھی اور ایسی کوئی وجہ نہیں تھی۔ صرف اس وجہ سے ہم نے اس کو sitting کے لیے carry forward کر دیا ہے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! ایک سوال ہے اگر حکومت اپنا quorum پورا نہیں کر سکتی تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم یہاں بیٹھے کیوں ہیں؟ وہ print کرا نہیں سکتے، کام کرا نہیں سکتے، یہاں بیٹھے ہوئے بھی نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب ہمیں یہ چلانے دیں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order No.3. Senator Hidayatullah Khan, Chairman, Standing Committee on National Heritage and Culture, please move Order No.3.

Presentation of Report of Standing Committee on National Heritage and Culture on [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026]

Senator Hidayatullah Khan: I, Chairman, Standing Committee on National Heritage and Culture, present report of the Committee on a Bill to amend the National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) Ordinance, 2002 [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid. Order No.4. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.4.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The NFC Institute of Engineering and Technology Multan (Amendment) Bill, 2026]

Senator Khalida Ateeb: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill to amend the NFC Institute of Engineering and Technology Multan Act, 2012 [The NFC Institute of Engineering and Technology Multan (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid. Order No.5. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.5.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Area Study Centres (Amendment) Bill, 2026]

Senator Khalida Ateeb: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill further to amend the Area Study Centres Act, 1975 [The Area Study Centres (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.6.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The National Textile University (Amendment) Bill, 2026]

Senator Khalida Ateeb: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill to amend the National Textile University Ordinance, 2002 [The National Textile University (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid. Order No.7. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.7.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority (Amendment) Bill, 2026]

Senator Khalida Ateeb: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill to amend the National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority Act, 2022 [The National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid. Order No.8. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.8.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Centre for Clinical Psychology Centres (Amendment) Bill, 2026]

Senator Khalida Ateeb: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill to amend the Centre for Clinical Psychology Centres Act, 1983 [The Centre for Clinical Psychology Centres (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid.

سینیٹر جان محمد: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ میں ایوان کی توجہ چاہتا ہوں اور خاص طور پر opposition کی اور ساتھ میں حکومت کی بھی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ گزشتہ سیلاب آیا ہے اس کے حوالے سے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ناصر بٹ صاحب مہربانی کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Jan Muhammad regarding the restructuring of Rs. 115 Billion World Bank funded rehabilitation Project

سینیٹر جان محمد: گزشتہ سیلاب نے پورے پاکستان کو متاثر کیا اور اس حوالے سے پوری دنیا نے contribution کی اور پاکستان کو support کیا۔ اس سلسلے میں World Bank نے پاکستان میں بہت سے projects کیے، اس میں سندھ اور بلوچستان خصوصی طور پر تھے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ سندھ میں جو لوگ متاثر ہوئے جو گھر متاثر ہوئے، ان کے لیے انہوں نے ایک بڑی رقم مختص کی کہ ان بے گھر کسانوں کو جو متاثر ہوئے ہیں ان کو گھر بنا کر دیں۔ اسی سلسلے میں ایک survey بلوچستان میں ہوا ہے جس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بلوچستان میں تین لاکھ گھر متاثر ہوئے ہیں اور World Bank نے اس سلسلے میں ایک 115 billion dollar دیے ہیں۔ یہ اس لیے دیے تھے کہ جو بلوچستان میں متاثرین ہیں ان کے لیے گھر بنائے جائیں۔ جس کے لیے design کیا گیا کہ 86000 گھر بنانے ہیں لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ حکومت نے اس پروگرام کو تبدیل کر دیا ہے۔ بلوچستان حکومت اور P&D نے Planning Commission نے بیٹھ کر اس پروگرام کو

جس میں گھر بنانے تھے، انہوں نے کہا نہیں ہم roads بنائیں گے۔ وہاں پر roads بنانی ہیں جب کہ تین لاکھ افراد اس وقت بے گھر ہیں جن کے گھر بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کے گھر بنانے کے بجائے کیونکہ اس میں commission نہیں ہوتا، اس گھر بنانے کے process میں commission involved نہیں ہے۔ ہر ایک چار لاکھ روپے دیے جاتے ہیں کہ اس کا گھر بنایا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ بلوچستان حکومت اور PD نے مل کر یہ plan بنایا ہے جس پر World Bank کے اعتراضات ہیں۔ جو باقاعدہ dawn اخبار میں یہ بات print ہوئی ہے کہ انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ fund ہم نے وہاں کے بے گھر لوگوں کے لیے دیے تھے تاکہ ان کو گھر بنا کر دے سکیں۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت جو ہم نہیں سمجھتے کہ اس طرح کی مشکلات میں۔ (جاری۔۔۔۔T03)

سینیٹر جان محمد۔۔۔(جاری)۔۔۔۔لیکن مجھے بڑاافسوس ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت کے بارے میں ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ اس طرح کی مشکلات میں، جہاں لوگ بے گھر ہیں، ان کے فنڈز کو آپ road sector میں دے کر کرپشن کا ایک دروازہ کھول رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس پر حکومت stand لے اور وہ پیسے جو بلوچستان میں بے گھر کسانوں کے لیے مختص ہیں انہیں road and other sectors میں نہیں دیا جائے۔ مہربانی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر دوست محمد صاحب۔

Point of Public Important raised by Senator Dost Muhammad Khan regarding the non-provision of financial compensation to the residents of the erstwhile FATA

سینیٹر دوست محمد خان: بہت بہت شکریہ، جناب چیئرمین! اللہ آپ کو خوش رکھے اور ہمیشہ اس کرسی پر قائم رکھے۔ جناب انہوں نے World Bank کی بات کی ہے۔ 2004 میں فاٹا میں جو آپریشن شروع ہوا وہ ابھی تک جاری ہے۔ اس میں ہمارے تمام گھر، کھیت، ندی نالے اور مارکیٹیں تباہ ہو گئیں۔ World Bank نے 2015 میں Ministry of Finance کو ڈالروں میں پیسے دیے کہ فاٹا کے لوگ جن کے گھر تباہ ہیں انہیں فی گھرانہ ساڑھے چار لاکھ دیے جائیں۔ جناب اس میں سے آدھے پیسے ملے ہیں اور آدھے پیسوں پر ابھی تک وزارت خزانہ بیٹھی ہوئی ہے۔ ہم کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگ رہے ہیں، کبھی ایک کے سامنے اور کبھی دوسرے کے سامنے جھولی پھیلا رہے ہیں، جناب کوئی اس کا نوٹس ہی نہیں لے رہا ہے۔ اس وجہ سے دہشت گردی کیوں نہیں بڑھے گی، دہشت گردی بہت زور کی ہے، اگر میں آپ کو وہاں کے حالات بتاؤں تو آپ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا بہت ہی نازک حالات سے گزر رہے ہیں تو مہربانی ہو گی کہ اگر آپ حکومت سے اس بابت توجہ لینے کا کہہ دیں۔ 22 ارب روپے کا بل ہے، یہ ہمیں 22 ارب روپے بھی نہیں دے رہے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: محترم ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اسے نوٹ کر رہے ہیں۔ جی محسن عزیز صاحب۔

Point of Public Important raised by Senator Mohsin Aziz regarding the economic loss due to road closures and stikes

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ آئے دن پاکستان میں جو road closures ہوتے ہیں، آئے دن یہاں ہڑتالیں ہوتی ہیں، ویسے بھی ہماری economy کا بیڑہ غرق ہو چکا ہے۔ بات یہ ہے کہ ابھی دس دن road closures ہوئے ہیں اور ٹرانسپورٹ کی ہڑتال رہی ہے۔ دس دنوں کے بعد ابھی تک ان کی پوری طرح سے مفاہمت نہیں ہوئی ہے، جناب اگر آپ اس طرف توجہ دیں گے تو میں اپنی بات کر پاؤں گا۔ بات یہ ہے کہ یہ یہاں پر آئے روز کی بات ہے، اس سے پورا ملک تباہ ہوتا ہے لیکن خاص طور پر up country جیسے کہ خیبر پختونخوا ہے یا ملک کے northern parts ہیں وہ بالکل مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں، نہ صرف کہ ہمارا خام مال نہیں آ سکتا ہے بلکہ raw material کے ساتھ ساتھ ہماری جو finished products ہیں وہ بھی کراچی، سندھ جانا ہوتی ہیں اور export ہونا ہوتی ہیں وہ بھی نہیں ہو سکتی ہیں۔

دیکھیں کہ ہمیشہ جو ہڑتالیں ہو رہی ہیں، ایک بات نہیں ہے، یہاں پر کرکٹ ٹیم آتی ہے، روڈ بند ہو جاتی ہے، کرکٹ ٹیم تو یہاں سرینا ہوٹل میں ٹھہر رہی ہے، آپ کا G.T. road or Motorway سے کیا تعلق ہے۔ یہاں پر ایرانی وزیر خارجہ آتے ہیں یا امریکن آ جاتے ہیں، ان کا ملک تو کھلا ہوتا ہے، ایران میں ایک روز کے لیے بھی ہڑتال نہیں ہوئی ہے، ایک دن کے لیے سڑک بند نہیں ہوئی ہے۔ ہمارا G.T. road and Motorway بھی بند ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو PTI والے صاحبان نکلتے ہیں، ان کی درخواست کیا ہے کہ خان سے ملنے دیا جائے، اس کے لیے وہ ہر روز نکلتے ہیں، ایک چھوٹی سی درخواست ہوتی ہے جو پوری نہیں ہوتی ہے۔ میں ایک فہرست آپ کو دے سکتا ہوں جو میرے پاس آئی ہے جس میں اس سال کے پچھلے آٹھ نو ماہ میں ہمارا جو نقصان ہوا ہے اس کی تفصیلات درج ہیں۔

جناب بات یہ ہے کہ اگر آپ پٹرول کی قیمت روزانہ اوپر نیچے کریں گے، دنیا میں ایسا کہاں ہوتا ہے؟ کس طریقے سے ٹرانسپورٹ اور انڈسٹری والے اپنے کرایوں کا فیصلہ کر سکیں گے۔ آپ اس طرح کی پالیسی بناتے ہیں کہ اگر کوئی ہڑتال ہوتی ہے اس میں بھی آپ دس دس روز لگا دیتے ہیں تو یہ ملک کیسے چلے گا، پھر ہم اس بات پر ناراض ہوتے ہیں، ہمیں بھی ہونا چاہیے کہ ٹھیک ہے کہ سسٹم نہیں چل رہا۔ تو سسٹم اسی وجہ سے نہیں چل رہا ہے کہ ایک چھوٹی سی بات ہوتی ہے، پہلے تو لوگوں پر وہ تکلیف نہ لائیں۔ اگر آتی بھی ہے تو اسے جلد حل کریں، میں سمجھتا ہوں

کہ اس کے لیے آپ کسی منسٹر صاحب کو بلائیں وہ اس کا جواب دیں۔ ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر آپ حکومت کے سارے بڑے بیٹھے ہیں اگر وہ جواب دیں کیونکہ دیکھیں کہ ملک اس طریقے سے نہیں چل سکے گا۔ مہربانی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ محسن عزیز صاحب۔ جی جناب سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! بڑی قابل تحسین اور قابل تعریف بات ہے اور رانا صاحب کے بھی گوش گزار کر رہا ہوں کہ ٹی وی پر خبر چل رہی ہے کہ ہمارے لیڈر عمران خان کو شفا انٹرنیشنل ہسپتال لایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک کے لیے، یہاں کے حالات کے لیے اور اس حکومت کے لیے بھی بہت بڑا مثبت قدم ہے۔ میں اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ بلکہ پورے ایوان میں بیٹھے قابل قدر جو بھی اس طرف سے یا اس طرف سے ہیں، یہ قابل ستائش ہے اور یہ حکومت کا ایک مثبت قدم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی قسم کے فیصلے ہوں جہاں ہم مل بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے ملکی حالات کو بہتر کر سکیں، یہ سب کے حق میں بہتر ہے اور خاص کر میرے لیے کیونکہ میں 26 سال پہلے اپنے اس عظیم ملک کے لیے اپنی امریکن شہریت چھوڑ کر اس ملک میں آیا ہوں، اس ملک نے مجھے عزت دی ہے کہ اس ایوان میں پچھلے 23 سالوں سے بیٹھا ہوا ہوں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر کوئی بہتر خبر آج کے لیے نہیں ہو سکتی ہے۔ میں پھر سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ سواتی صاحب۔ جی سینیٹر فیصل جاوید صاحب۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ سواتی صاحب نے ابھی بتایا اور یقینی طور پر ہم سپریم کورٹ آف پاکستان کے شکر گزار ہیں جنہوں نے یہ فیصلہ دیا، اب اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانا ظاہر ہے انتظامیہ کے اوپر ہے تو ہم یہاں سے اپیل کریں گے کہ اس پر فی الفور عمل درآمد کیا جائے کیونکہ عمران خان صاحب کی صحت کے حوالے سے کافی تشویش پائی جاتی ہے اور ہم بارہا مرتبہ یہاں بھی آواز اٹھاتے رہے اور demand کرتے رہے بالآخر یہ petition لگی اور اس پر عدالت کا فیصلہ آیا۔ میں اسے relief نہیں کہوں گا، یہ عمران خان صاحب کا حق بنتا ہے کہ ان کا proper علاج ہو۔

اس کو یقینی طور پر خوش آئند فیصلہ کہیں گے اور ہم امید کرتے ہیں کہ انصاف کے تقاضے آگے بھی پورے کیے جائیں اور ہمارے جتنے لوگ ناحق قید میں ہیں، عمران خان، ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی، ہماری دیگر خواتین، ہمارے دیگر قائدین اور workers جو کہ ناحق قید میں ہیں۔

ملک نے آگے کی طرف جانا ہے، ان سب کو رہا کیا جائے، پاکستان مزید اس uncertainty کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔ دیکھیں جب تک پاکستان میں political stability نہیں آئے گی تب تک economic stability نہیں آ سکتی ہے۔ ہم بار بار ایک ہی circle کے اندر گھوم رہے ہیں، ہم کہیں نکل نہیں پا رہے ہیں، ہمیں کہیں break through نہیں مل رہا ہے۔ ہم آگے نہیں جا پا رہے ہیں، ہماری economy نیچے جا رہی ہے تو ہمیں اس وقت اس عمل کی ضرورت ہے کہ ہم ملک کی لیے اور آگے بڑھنے کے لیے ہمارے اندر ایک uncertainty کی جو situation ہے، اس کو ختم کرنے کے لیے اقدامات لیں۔ یقینی طور پر یہ ایک اچھا قدم ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت کے اس فیصلے پر فی الفور عمل درآمد کرکے انہیں جلد از جلد ہسپتال منتقل کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔

Order No.20. Calling attention notice, there is a Calling Attention Notice at Order No.20 in the name of Senator Atta-ur-Rheman, please raise the matter.

سینیٹر صاحبان میں یہ دو Calling Attention Notice لیتا ہوں پھر دوبارہ آپ لوگوں کے پاس آتا ہوں، آپ سب کو موقع دوں گا۔ منسٹر صاحب Calling Attention کے بعد آپ کو جواب دے دیں گے، وہ ایک ہی مرتبہ جواب دے دیں گے۔

<u>Calling Attention Notice raised by Senator Atta-ur-Rehman regarding withdrawal of exemption of taxes for the merged districts of erstwhile FATA and PATA in the Federal Budget 2026-2027</u>

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! گزارش یہ کرنی تھی کہ ہمارا جو بجٹ 27-2026 گزرا ہے اس میں سابق فاٹا اور پاٹا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے ٹیکسوں سے استثناء واپس لیے جانے کی جانب وزیر برائے خزانہ وہ محصولات کی توجہ مبذول کراؤں گا۔

(T04 پر جاری ہے)

T04-18Aug2026 FAZAL/ED: Shakeel 12:40 pm

سینیٹر عطاء الرحمٰن: (جاری ہے۔۔۔) وزیر برائے خزانہ و محصولات کی توجہ مبذول کراؤں گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف حکومت نے اعلان کیا تھا کہ ہم فاٹا کے ضم اضلاع کو 100 ارب روپے دیں گے۔ان 100 ارب روپے میں سے بھی ایک روپیہ ان کو ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے اوراوپر سے اس طرح کے ٹیکس ان پر لگانا یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ ویسے بھی فاٹا کے جو لوگ ہیں اور وہ جس مظلومیت کا شکار ہیں۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ جمیعت علمائے اسلام نے اس وقت بھی یہ رائے دی تھی کہ فاٹا کے عوام سے پوچھ کر فیصلہ کیا جائے کہ ان اضلاع کو ضم کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے۔لیکن جمیعت علمائے اسلام کی آواز پر اس وقت بھی کسی نے کان نہ دھرا اور ان کو ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے اپنے مسائل اپنی جگہ لیکن قبائل کے فاٹا کے اضلاع کو ضم کرنے کے بعد ہماری مشکلات میں دوہری مشکل اور بڑھ گئی ہے اور وہ اس وجہ سے بھی کہ آئے روز ہم یہاں ضرور کہتے ہیں کہ دہشت گردی ہے، دہشت گردی ہے اور دہشت گردی ہے لیکن اس دہشت گردی کو promote کون کر رہا ہے؟ اس دہشت گردی کے پیچھے ہاتھ کس کا ہے؟

اگر تحریک انصاف والے ساتھی ناراض نہ ہوں انہوں نے بھی یہاں پر کل تقاریر کی ہیں۔ایک چھوٹا سا گلہ تھا کہ اپوزیشن سے انہوں نے پانچ نام مانگے تو انہوں نے صرف پی ٹی آئی کے نام ان کو دیے۔ بہرکیف یہ صورت حال ہے، لیکن میری خواہش ضرور ہوگی کہ اپوزیشن کو اپوزیشن کی طرح چلانے کی کوشش کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اور یہاں پر جو یکجہتی اپوزیشن میں چاہیے، وہی یکجہتی حکومت میں بھی چاہیے۔یکجہتی نہ ہونا یہاں پر بلند بانگ دعوے تو ضرور کیے جاتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا مثالیں دی جاتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری ڈوریاں کسی اور کے ہاتھ میں ہوتی ہیں اور وہاں سے ہماری ڈوریاں جس طرح ہلائی جاتی ہیں ہم اسی طرح ناچنے کی کوشش کرتے ہیں۔تو بہتر یہی ہوگا کہ ہمیں فاٹا کے اضلاع کو بھی بٹھا کر ان سے ان کے مسائل کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں تو صورتِ حال یہ بن چکی ہے کہ ضلعے کے ڈی سی اور ڈویژن کے کمشنر کا تبادلہ تو اپنی جگہ، ہمارے اسکولوں میں چپڑاسی تک کا تبادلہ اور لوگ کرتے ہیں۔ ہمارے آفیسرز کا کوئی اختیار نہیں ہے۔تو حالات کیسے ٹھیک ہوں؟آئے روز دہشت گردی، آئے روز دہشت گردی۔اس دن میں ڈیرہ اسماعیل خان سے آ رہا تھا تو ہمارے سی پیک پر اس سے پہلے مجھے یاد نہیں ہے کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہو۔لیکن سی پیک پر جب پنجاب کے اندر ہم داخل ہوئے، تو موٹروے کی گاڑی آ رہی تھی، اس میں دو بندے سوار تھے یا تین بندے سوار تھے ہم نے ان کو cross کیا۔ جونہی ہم نے cross کیا 20 ,15 منٹ کے بعد سوشل میڈیا پر پوسٹ لگی کہ ان پر فائرنگ ہوئی

ہے اور وہ لوگ زخمی ہوگئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ہمارے سی پیک پر میری نظر سے جو گزرا ہے، پہلا واقعہ ہے۔اب اگر صورت حال یہ ہو کہ سی پیک پر بھی آپ کا جانا محفوظ نہ ہو، فاٹا کے اضلاع میں جانا تو ممکن نہیں ہے کہ ہم وہاں جا سکیں۔اس تمام تر صورت حال میں پھر ان پر ٹیکسوں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ فاٹا کو استثنٰی دیا جائے جس طرح ان کے ساتھ اگر مالی تعاون اور نہیں کر سکتے تو فاٹا کے جو اضلاع ہیں۔۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سُنائی دی)

سینیٹر عطاء الرحمٰن: تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ فاٹا کے عوام کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے اور جس طرح ضم اضلاع میں ایک مرتبہ پھر ٹیکسوں کی بھرمار کر دی گئی ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ ان کے ساتھ تعاون کیا جاتا جتنا نقصان ہو رہا ہے۔تو ہمارے اضلاع بھی محفوظ نہیں ہیں اور اب تو میں نے جس طرح گزارش کی کہ سی پیک پر بھی لوگ محفوظ سفر نہیں کر پا رہے ہیں۔اس کی بنیادی وجہ جو میری سمجھ میں آتی ہے کہ بین الاقوامی حالات میں جس تناظر سے ہمیں ڈیل کیا جاتا ہے، ہمارے لوگ اسی طرح کام کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین !اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ یکجہتی کا مظاہرہ کیا جائے، لیکن ہمارے ہاں کنٹرول سیاسی نظام ہے اور کنٹرول سیاسی نظام میں اپوزیشن ہو، اس کو بھی کنٹرول کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حکومت ہو وہ تو یقیناً ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ یہاں پر اعظم نذیر تارڑ صاحب بھی جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اپوزیشن کو ان کے جواب کی اتنی وہ نہیں ہوتی، صرف اپنے بات کرنے کی حد تک ہوتی ہے کہ ہم نے یہ کیا۔میں نے گزشتہ اجلاسوں میں یہ بات کی تھی۔ ہمارے ایک ایم پی اے صاحب نے یہ کہا تھا کہ خان صاحب کا کیس ہمیں ٹھیکے پر دے دیں، ہم اس کو تین دن کے اندر چھڑوا لیتے ہیں۔لیکن بہرکیف اس کو ایک اور رنگ میں لیا گیا۔ہم اب بھی یہ کہتے ہیں کہ اس طرح قومی اسمبلی میں یا سینیٹ میں تقاریر کرنے سے لیڈر آزاد نہیں ہوتے۔ اس کے لیے باقاعدہ تحریک چلائی جاتی ہے، اس کے لیے باقاعدہ کوئی کام کیا جاتا ہے اور اگر اس طرح سیاسی لوگوں کے ساتھ رویہ رکھا جائے گا تو پھر اس کے اثرات ملک پر ہوتے ہیں، عوام پر ہوتے ہیں، لوگوں پر ہوتے ہیں اور پھر جب آپ ایک طبقے کو، ایک علاقے کو قصداًاور عمداً محروم رکھتے ہیں تو اس کا نتیجہ پھر یہی نکلتا ہے کہ عوام نکلتی ہے۔

فاٹا کے سلسلے میں بھی میں ایک مرتبہ پھر گزارش کروں گا کہ فاٹا کے عوام کی دل جوئی کی جائے، ان کے آنسو خشک کیے جائیں، ان کے زخموں پر مرہم پٹی رکھی جائے، ان کے ساتھ یہ ناروا سلوک ختم کیا جائے اور ان کا جو حصہ ہے، وہ ان کو ضرور ملنا چاہیے۔بڑی مہربانی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you, sir. Yes, Minister concerned...

Mr. Bilal Azhar Kayani, Minister of State for Finance and Revenue

جناب بلال اظہر کیانی (وزیر مملکت برائے خزانہ و محصولات) : جی، شکریہ جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے بڑی تفصیلی گفتگو کی اور ایک اہم موضوع FATA کے حوالے سے اٹھایا ہے، تو میں یہاں پر کچھ facts پیش کرنا چاہوں گا کہ پچھلے سال جو budget کا...process

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! اس میں ایک چیز add کر دوں۔ جیسا کہ معزز سینیٹر صاحب نے FATA کے حوالے سے بات کی۔ اسی طرح جیسے بلوچستان میں قلعہ سیف اللہ اور مسلم باغ یہ بھی exemption میں تھے۔ (T05 پر جاری ہے)

T05-18August2026 Abdul Razique/Ed: Shakeel 12:50 p.m.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں اس میں ایک چیز add کردوں۔ فاٹا کے حوالے سے جیسے معزز سینیٹر مولانا صاحب نے بات کی، اسی طرح بلوچستان میں قلعہ سیف اللہ اور مسلم باغ بھی exemption میں تھے لیکن ادھر بھی انہوں نے ابھی ٹیکس لگانا شروع کر دیا ہے۔ اگر اس کا بھی آپ بتادیں تو اچھا ہوگا۔

جناب بلال اظہر کیانی: جناب، سینیٹر صاحب نے جو بات کی ہے، پچھلے سال اس معاملے کا آغاز ہوا تھا اور فاٹا اور پاٹا میں ٹیکس کے جو معاملات ہیں، اس پر گفتگو شروع ہوئی تھی۔ پچھلے سال سے مراد میں آپ سے جون 2025 کی بات کر رہا ہوں۔ ایک بجٹ اس سال اور ایک بجٹ پچھلے سال پیش ہوا۔ اس بجٹ کے پیش ہونے سے قبل ایک طویل سیاسی process ہوا جس میں فاٹا اور پاٹا اور خیبر پختونخوا کے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ایک تفصیلی سیاسی مشاورت ہوئی جسے اس وقت رانا ثناء اللہ صاحب نے lead کیا تھا۔ ان کے ساتھ امیر مقام صاحب اور ایف بی آر کے متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ ایک بہت تفصیلی process کے بعد سیلز ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا گیا تھا جس میں پچھلے سال 10 فیصد سیلز ٹیکس لگانے کا فیصلہ ہوا تھا۔ یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ ہر سال یہ rate 2 per cent بڑھتا رہے گا مگر ابھی بھی یہ جو 10 فیصد پچھلے سال تھا اور اب سال کے بجٹ کے بعد جو 12 فیصد ہے، وہ ابھی بھی 18 فیصد سے preferential rate ہے۔ میں

اس کی ایک، دووجوہات ضرور بتانا چاہوں گا۔ اس exemption کا مقصد بنیادی طور پر یہی تھااور حکومت اس لیے اس کو پہلے بھی support کرتی آئی ہے آج بھی اسی لیے حکومت ایک preferential rate دے رہی ہے کہ وہاں پر دوسرے علاقوں سے کم سیلز ٹیکس لگایا گیا ہے اور وجہ یہی تھی کہ وہ ایک dis-advantaged علاقہ ہے۔ یقیناً وہاں کے اپنے تقاضے ہیں جن کا سینیٹر صاحب نے حوالہ دیا مگر ساتھ ہی ساتھ ہم نے یہ دیکھا کہ اس طرح کی exemption کا اور reduced rate کا جو بنیادی مقصد تھا، وہ اپنے مقصد کے لیے ہمیشہ استعمال نہیں ہوتا اور اس معاملے کی تصدیق نہ صرف ہم نے ملک کے مختلف دیگر کاروباری حضرات سے سنی بلکہ خود سرحد چیمبر، کراچی چیمبر اور ملک کے مختلف حصوں سے شریک لوگ یہ بتاتے تھے کہ کس طرح یہ exemption abuse بھی ہوتی رہی ہے اور فاٹا اور پاٹا کے نام پر اس exemption کے نام پر باقاعدہ فراڈ ہوئے ہیں جس میں لوگوں نے ایسی production اور ایسے کاروبار کو claim کیا ہے جو وہاں سے نہیں تھا تو اسے روکنے کے لیے بھی یہ ضروری تھا۔ اسی لیے علاقے کے لوگوں کو اعتماد میں لے کر ایک سیاسی process کے بعد پچھلے سال سیلز ٹیکس کا جو ریٹ ہے، اس کا تعین کیا گیا۔

اس پر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا اور جیسا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ معاملہ پچھلے سال بجٹ کے دنوں میں بہت زیر بحث رہا اور جیسے آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ پچھلے سال سے پہلی دفعہ دونوں Standing Committees بجٹ کو دیکھتی ہیں۔ پہلے صرف Senate Standing Committee on Finance بجٹ پیش ہونے کے بعد اسے دیکھتی تھی اور اپنی recommendations پیش کرتی تھی اور پچھلے سال سے قومی اسمبلی بھی دیکھ رہی ہے تو دونوں فورمز پر کافی تفصیل میں اس پر گفتگو ہوئی اور floor کے دونوں طرف سے ممبران نے قومی اسمبلی میں اور سینٹ میں بھی اس اقدام کو اور اس فیصلے کو support کیا تھا۔ دیکھیے ہم نے بالکل ایک توازن رکھنا ہے۔ ہمارے لیے فاٹا اور پاٹا کے جو شہری ہیں، بہن، بھائی ہیں، بزرگ اور بچے ہیں، ان کے جو specific issues ہیں، جو ادھر کے چیلنجز ہیں، وہ ہماری number one priority ہے اور انہیں address کرنے کے لیے ریاست کو جو قربانیاں دینی کی ضرورت ہے، جو کوشش کرنے کی اور جو اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے، وہ اٹھا رہی ہے۔ میرے خیال سے اس بات کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے مگر وہاں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں جو قربانیاں ہماری law enforcement agencies اور ہماری افواج دیتی ہیں، وہ بھی آپ جانتے ہیں۔ فاٹا اور پاٹا کے بہن، بھائیوں کی prosperity and welfare کے لیے حکومت کو جن اقدامات اٹھانے کی

ضرورت ہے، اس پر ہماراfocus ہے۔ باقی چاہے وہ ٹیکس کے معاملات ہوں یادوسرے معاملات، حکومت اس سال بھی ایک سیاسی process کے ذریعے ان معاملات میں engage رہی ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب میرے senior ہیں اور میں بھی ان سے یہی گفتگو کر رہا تھا تاکہ یہاں پر جتنا ممکن ہوسکے، مفصل جواب دے سکوں۔ اس کے لیے آج بھی حکومت حاضر ہے تاکہ فاٹااور پاٹاکے جو ساتھی ہیں، جن میں سینیٹر صاحبان بھی اور دیگر بھی ہوں، ان کے ساتھ بیٹھ کر جوایک مستقل سلسلہ ہے اور جس میں متعلقہ ادارے کے لوگ بھی ساتھ شامل ہوں گے اور ہم مزید جو بہتری لا سکتے ہیں، وہ لے کر آئیں گے۔ جو آپ نے بات کی، the same applies to Balochistan also. آپ ہمارے ساتھ Standing Committee on Finance میں بھی ہوتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے اور میں نے آپ سے ادھر بھی ایک دفعہ گزارش کی تھی کہ جو بھی specifics ہیں اور جوآپ سمجھتے ہیں، ہم ہر وقت حاضر ہیں اور متعلقہ سرکاری افسران کے ساتھ بھی ہم بیٹھ کر یہ issues سنیں گے اور سمجھیں گے اور آپ کی guidance کے ساتھ ہوسکتا ہے کہ ہم ان کا بہتر طریقے سے کوئی حل نکال سکیں، ان شاء اللہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، منسٹر صاحب۔ جی سینیٹر رانا ثناء اللہ صاحب۔

Senator Rana Sana Ullah Khan

سینیٹر رانا ثناءاللہ خان: جناب، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اور حضرت مولانا کی خدمت میں بھی یہ بات پیش کرنا چاہوں گا کہ اس میں جو اصل issue ہے اور وہ جو کمیٹی تھی، اس میں فاٹا اور پاٹا کے لوگ شامل تھے، جو prominent leadership تھی اور جو وہاں پر بزنس کرتے ہیں، سب شامل تھے۔ اس کے علاوہ پشاور چیمبر اور دوسرے چیمبرز کے بھی لوگ تھے۔ آپ یقین کریں کہ جو دوسرے چیمبرز کے لوگ ہیں، وہ اتنے اس بات کے مخالف ہیں اور وہاں پر اتنی شدت سے اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم تو کاروبار کرنے کے قابل ہی نہیں اور آپ اسے ختم کریں۔ یہ ساری چیزیں جو وہ exploit کرتے ہیں اور جب یہ ان کے سامنے رکھیں تو they were speechless. ان سے پھر اس کا جواب بھی نہیں دیا جا رہا تھا۔ پہلے یعنی جو exemption تھی، وہ period ختم ہوگیا۔ اس کے بعد پھر ایک سال کا اضافہ کیا گیا، اس کے بعد پھر ایک سال کا اضافہ کیا گیا، پھر ایک سال کا اضافہ کیا گیا اور پھر پچھلے سال for the last one

year اضافہ کیا جو اس سال ختم ہو گیا۔ اسی طرح جو سیلز ٹیکس تھا، اسے ہم نے 10 فیصد سے شروع کیا اور کہا کہ ہم سال اسے 2 فیصد بڑھایا جائے گا۔ جو business class ہے، اس میں اس کے خلاف بڑی resentment پائی جاتی ہے، شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you. The Calling Attention Notice is disposed of. Yes, Senator Abdul Wasay sahib.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ہدایت اللہ خان، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بعد میں موقع دوں گا کیونکہ Calling Attention Notice پر صرف mover ہی بات کر سکتا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب، اس پر صرف mover ہی بات کر سکتا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جب میں آپ کو floor دوں گا تو آپ بات کر لیجیے گا۔ ابھی میں نے floor مولانا عبدالواسع صاحب کو دیا ہے۔ آپ سب لوگوں کو بعد میں بات کرنے کے لیے موقع دوں گا۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ سب کو موقع دوں۔ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Abdul Wasay regarding law and order situation in Balochistan

سینیٹر عبدالواسع: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے ٹیکس کے حوالے سے جو بات کی، وہ فاٹا کے متعلق ہے لیکن بلوچستان کے وہ اضلاع جہاں پر ٹیکس نہیں لگایا گیا تھا، اب وہاں بھی انہوں نے ٹیکس لگایا ہے۔ بات یہ نہیں کہ جیسے سینیٹر رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ یہ تاجروں کا مطالبہ تھا کہ یہ لگایا جائے بلکہ بات یہ ہے کہ اس حکومت نے ایسے اقدامات شروع کیے ہیں کہ بلوچستان، فاٹا اور خیبر پختونخوا کے عوام کے لیے جو سہولتیں پہلے سے موجود تھیں، ان سہولتوں کو واپس لینے کے لیے، انہیں تنگ کرنے کے لیے، انہیں پریشان کرنے کے لیے اور انہیں اپنے حقوق سے محروم کرنے کے لیے ہی اس حکومت کا انتخاب ہی اسی مقصد کے لیے ہوا ہے اور اس حکومت کا کام ہی یہی ہے۔ میں آپ کو بتاتا چلوں گا اور آپ کو بلوچستان کے حوالے سے پتا ہے کیونکہ آپ خود ایک چشم دید گواہ ہیں اور ہنہ اوڑک اور

زیارت کے واقعات پر جو کمیٹیاں بنی تھیں، آپ خود ان کے ممبر تھے اور آپ نے لوگوں کی فریادیں سنیں۔ آپ جب وہاں آتے تھے تو ہم نے واضح الفاظ میں آپ کو کہا کہ اگر حکومت یہ کہتی کہ وہاں دہشت گردی ہے، فتنہ الہندوستان ہے یا دیگر جو بھی فتنے ہیں، یہ خود انہوں نے بنائے ہیں لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے خلاف ہیں۔ فتنہ الخوارج کس نے بنایا، ان کا بنایا ہوا ہے اور اب وہ ہمارے اوپر استعمال کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہماری مجبوری ہے اور ہم آپریشن کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ آپ کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ ایک آسان حل یہ ہے کہ آپ پہلے اپنے بارڈر کو محفوظ کریں تو کچھ بھی نہیں ہو جائے گا لیکن اگر آپ کی مجبوری ہے۔ (T06 پر جاری ہے)

T06-18Aug2026 Taj/Ed. Shakeel 01:00 pm

سینیٹر عبدالواسع: (جاری) لیکن بات یہ ہے کہ یہ اگر آپ کی مجبوری ہے، آپ کہتے ہیں کہ ہم آپریشن کرتے ہیں۔ پہلے تو ہم کہتے ہیں کہ آپ کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ ایک آسان حل ہے یہ ہے کہ اپنے borders کو محفوظ کرلیں، کچھ بھی نہیں ہو جائے گا لیکن اگر آپ کی مجبوری ہے، چلیں ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔ یہ کون سی مجبوری ہے کہ ان ہی حالت میں جب آپ خود کہتے ہیں اور بلوچستان کے حوالے سے کسی ہوٹل میں چار دن کا ورکشاپ بلایا ہے۔ پھر وہ دوسرے دن وزیر اعظم ہاؤس میں ہوں گے اور پھر چیف آف آرمی کے پاس جائیں گے۔ تو اسی بلوچستان کے مسئلے پر خود یہ ورکشاپ شروع کر دیا۔ انہوں نے سب سے پہلے یہ ایجنڈا رکھا ہے کہ بلوچستان کو بہت بڑے خطرات ہیں اور بلوچستان ہمارے ہاتھ سے نکلنے والا ہے۔ اچھا، جب آپ کے ہاتھ سے نکلنے والا ہے۔ چلیں ہندوستان آپ کے اوپر ہو یا دوسرے آپ کے اوپر ہوں تو وہ آپ کا مشکل ہے لیکن یہ کون سی مشکل ہے کہ آپ اپنے قوم کو اس طرح مارتے ہیں، انگریز کے وقت سے ان کو دیے گئے مراعات ہیں، وہ آپ ان سے واپس لے لیتے ہیں۔ ان کی زمینوں کے اندر اللہ نے جو خزانے رکھا ہے، آپ نے ان کی دھڑا دھڑ الاٹمنٹ شروع کر دی ہے اور معدنیات کے حوالے سے آپ نے بلوچستان میں لاکھوں ایکڑ زمینیں الاٹ کی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب۔

سینیٹر عبدالواسع: منظور صاحب! میری بات ذرا سن لیں۔ جب ادھر بات نہیں سنتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، نہیں، جناب! ہم سن رہے ہیں۔

سینیٹر عبدالواسع: پھر آپ نے وہاں ہمارے پاس نہیں آنا ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں ہم اس طرح آپریشن کرتے ہیں کہ گھروں سے لوگ نکلتے ہیں،ایک بھائی بی ایل اے میں ہے، دوسرا بھائی فلاں میں ہے، چلیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہنہ اوڑک،آپ خود ہنہ اوڑک کے رہائشی ہیں،آپ کے کتنے لوگ شہید ہو گئے۔آپ نے جنازے نہیں اٹھائے؟ آپ کے کتنے لوگ اغوا ہوئے ہیں، آپ نے وہاں پر جا کر ان کی بازیابی کے لیے منتیں نہیں کرتے تھے؟ لیکن یہ کون سی مجبوری ہے مجھے بتاؤ کہ کیا ہنہ اوڑک میں کوئی سہولت کار ہے؟ وہاں پر کوئی سہولت کار نہیں ہے، کوئی گھر، کوئی بندہ وہاں پر سہولت کار نہیں ہے۔ زیارت میں کوئی سہولت کار نہیں ہے۔ یہ لوگ یہاں تک کس طرح پہنچے، جب وہاں پر سہولت کار نہ ہو تو یہ کس طرح پہنچے۔ یہ کس طرح آئے۔ لیکن اصل میں مزے کی بات یہ ہے کہ منگل آپ کا علاقہ ہے۔ جب منگل خالی کرایا گیا ان دہشت گردوں کی آڑ میں کہ وہاں پر دہشت گرد موجود ہیں۔ دوسرے دن کوئلہ، معدنیات کے حوالے سے زمینوں کی الاٹمنٹ کے لیے وہاں پر سروے شروع نہیں کی؟ وہاں سے لوگوں کو ہٹا کر وہ سروے شروع کر دی۔

لہٰذا، ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ خدارا! ہمیں مزید بیوقوف نہ بنایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب۔

سینیٹر عبدالواسع: بلوچستان تباہ ہو رہا ہے۔ بلوچستان کے لوگ دربدر ہیں۔جب آپ ہنہ اوڑک میں زندگی نہیں گزار سکتے، ہنہ اوڑک وہ علاقہ ہے جو بلوچستان میں سب سے پرامن ہے۔پورے بلوچستان میں ہنہ اوڑک اور زیارت پرامن علاقے ہیں۔ وہاں پر کوئی سہولت کار نہیں ہے لیکن یہ دہشت گرد کہاں سے آئے۔ کل ولی تنگی میں دھماکے نہیں ہوئے؟ کل وہاں پر لوگ شہید نہیں ہوئے؟ یہاں پر وہ کہتے ہیں کہ ہم جا کر سوراب میں آپریشن کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! خدارا! جب ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔ سوراب میں جب بمباری ہوئی، مجھے بتاؤ کہ کیا وہاں پر دہشت گرد ختم ہو گئے؟ بچے، خواتین، جب نو لوگ شہید ہو گئے،ان میں خواتین اور بچے بھی تھے۔ خواتین اور چھوٹے چھوٹے بچے اور بیس زخمی تھے، اپنی ماؤں کی گود میں انہوں نے زخم اٹھائے تھے۔ کیا یہ فلسطین ہے؟ کیا یہ غزہ ہے؟ان لوگوں نے وہاں پر ہمارے اوپر غزہ بنایا ہوا ہے۔ان ظالموں نے ہمارے اوپر ایسا ظلم شروع کر دیا۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب۔

سینیٹر عبدالواسع: وہ کہتے ہیں کہ پاکستان، یہ اٹک سے گزر کر کدھر ہے پاکستان؟ یہ خود کیوں وہاں نہیں جاسکتا؟ لیکن جب ہمارے اوپر انہوں نے یہ غضب بنا دیا، وہاں ہمارے بچوں پر بمباری کرتے ہیں۔ خدارا! میں راناصاحب اور حکمرانوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان اور فاٹا کو تباہ نہ کیا جائے۔ جو زمینوں والا بہانہ بناتے ہیں، یہ بہانے ختم کرلیں اور اپنے لوگوں پر رحم کر لیں۔ یہ بمباری ختم کریں اور ہمیں امن دیا جائے۔ اگر امن نہیں دیتے تو ہمیں کہیں بھجوادیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Sir. Senator Khalida Ateeb Sahiba.

معذرت، سارے مرد بات کر رہے ہیں، اگر ایک خاتون بھی بات کرے تو آپ بھی ان کو موقع دے دیں۔ شکریہ، جناب۔ جی۔

Point of public importance raised by Senator Khalida Ateeb regarding the release of 11 Pakistani seamen held hostage by Somali pirates

سینیٹر خالدہ اطیب: شکریہ، جناب چیئرمین۔ حالانکہ priority خواتین کو دینی چاہیے اور خواتین چیزوں کو زیادہ بہتر طریقے سے interpret بھی کر سکتی ہیں۔ میں یہاں پر ایک انسانی حقوق کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے جو internal issues ہیں، ان پر تو ہم بات کرتے ہیں لیکن ہمارے جو 11 پاکستانی صومالیہ کے جہاز پر قید ہیں، وہاں پر قذاقوں نے انہیں یرغمال بنایا ہوا ہے۔ ہم اس کے لیے آواز نہیں اٹھاتے۔ مجھے یہ بات اس لیے ذہن میں آئی کہ ان کے گھرانوں نے گزشتہ ہفتے مجھ سے، فاروق ستار بھائی اور ایم این اے نگہت شکل شکیل صاحبہ سے بات کی اور انہوں نے اپنے مسائل بتائے۔ ان کی کس مپرسی کو میں نے دل سے محسوس کیا۔ وہ جس انداز میں، دیکھیے کوئی مر جاتا ہے تو اس کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر دیا جاتا ہے تو صبر آجاتا ہے لیکن کوئی آنکھوں کے سامنے سے غائب کر دیا جائے تو اس کا صبر نہیں آتا۔ تو ان گھرانوں کے متعلق پاکستانی حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ انصار برنی ویلفیئر ٹرسٹ والے اس حوالے سے کسی حد تک کام کر رہے ہیں لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کو حکومتی سطح پر ہونا چاہیے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کو سینیٹ کی انسانی حقوق کی کمیٹی میں بھیج دیں اور وہاں پر یہ مسئلہ discuss ہو اور ہمارے وزیر اس حوالے سے کوئی بات کریں کیونکہ یہ ایک بڑا issue ہے۔ ان گھرانوں کی اذیت کو ہمیں محسوس کرنا چاہیے کیونکہ وہ پاکستانی ہیں اور پاکستانیوں کے لیے کھڑا ہونا پاکستانی حکومت کا کام ہے، ان کا فرض ہے۔ اس حوالے سے ہمارے کیا اقدامات ہیں، حکومت کی کیا سوچ ہے۔ چار مہینے ہو گئے، اس سلسلے میں کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟ میرا آپ سے یہ سوال بھی ہے اور یہ گزارش بھی ہے کہ اس matter کو سینیٹ کی انسانی حقوق کی کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں پر کھل کر بات ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister for Parliamentary Affairs

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، چیئرمین۔ جناب! جب یہ issue ایوان میں discuss ہوا، اس کے حوالے سے بھی اور اس سے پہلے چند اور issues discuss ہوئے، معزز سینیٹرز نے جو بات کی ہے۔ دو تین بڑے اہم نکات ہیں۔ ایک آج سپریم کورٹ آف پاکستان نے عمران خان صاحب کی صحت کے حوالے سے ایک فیصلہ دیا اور میں نے معزز سینٹرز کو یہاں پر اس فیصلے کی اور عدلیہ کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آج پاکستان تحریک انصاف کو اس بات پر یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان میں عدالتیں انصاف کر رہی ہیں۔ جو کیس بھی میرٹ پر ہوتا ہے، اس کی داد رسی کی جاتی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ بنیادی طور پر ہمارے اس موقف کی ہی تائید ہے کہ جب ہم بار بار ان کو گزارش کرتے تھے اس ایوان میں بھی اور اس سے باہر بھی مختلف پروگرامز ہوتے ہیں، ان میں بھی اور میڈیا میں بھی، کہ عمران خان کے cases عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ وہ ان کی رہائی ہو، وہ دیگر ان کے معاملات ہوں، جو آپ نے عدالتوں سے رجوع کیا ہوا ہے، ان کا فیصلہ عدالتوں سے ہونا ہے۔ وزیراعظم پاکستان کے پاس کوئی بھی ایسی executive authority نہیں ہے کہ وہ عدالتوں کے دیے ہوئے فیصلوں کو تبدیل کر سکیں۔ جب آپ براہ راست یہ بات کرتا ہے کہ جناب حکومت یہ کرے تو اس کا مختصر جواب ہمیشہ ہم نے آپ کو یہ دیا ہے کہ عدالتیں ہی فیصلہ کریں گی۔ اگر آپ پچھلے ادوار دیکھیں، جب ہم اپوزیشن میں تھے، میاں نواز شریف صاحب جیل میں تھے، میاں شہباز شریف صاحب جیل میں تھے۔ آج کی چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ جیل میں تھیں۔ میرے ساتھ رانا ثناء اللہ خان بیٹھے ہیں، جھوٹے مقدمے میں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن ان کو رہائی عدالتوں سے ملی۔ تو آج جب عمران خان صاحب کی صحت کے حوالے سے سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک فیصلہ دیا ہے، سب سے پہلے میں عرض کروں گا کہ اس فیصلے پر من و عن عمل درآمد کیا جائے گا۔ اس کے بعد، آپ یقین رکھیں کہ عدالتیں ہی وہ راستہ ہیں جس سے آپ کے لیے کوئی چینل اور کوئی راستہ بن سکتا ہے۔ تو براہ مہربانی عدلیہ کے خلاف جو توہین آمیز گفتگو کی گئی، ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ وہ نہیں ہونی چاہیے۔ اگر عدلیہ فیصلہ آپ کے حق میں دے تو آپ اس کی تعریف کرتے ہیں، اگر آپ کے خلاف فیصلہ دے تو آپ ان کے خلاف وہ زبان استعمال کرتے ہیں جو شاید پارلیمان میں یا میڈیا میں بتائی بھی نہیں جا سکتی۔ ایک تو یہ issue تھا جس کے حوالے سے میں نے کہا کہ میں اپنا موقف آپ کے سامنے رکھوں۔

دوسرا، جناب ایک چیئرمین! Road closures کے بارے میں بات ہوئی۔ اس سلسلے میں یقیناً ٹرانسپورٹرز ہیں یا دیگر associations ہیں، اگر وہ احتجاج کی بات کرتے ہیں تو پرامن احتجاج ان کا ایک آئینی حق ہے۔ اس کے بعد ہم نے ان سے مذاکرات کیے۔ جو ان سے ماننے والی باتیں تھیں وہ ہم نے مانیں۔ کچھ ہم نے ان سے وعدے کیے اور وہ احتجاج بڑے پرامن طریقے سے ختم ہوا۔ یہی جو آئینی، پرامن احتجاج کا حق ہے، اس کو تھوڑا سا میں آگے لے کر جاتا ہوں۔ ہمارے اپوزیشن کے دوست اپنے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے ابھی بھی انہوں نے 27 ستمبر کی ایک call دی ہوئی ہے۔ جب احتجاج کرتے ہیں تو عملی طور پر وہ پرامن نہیں رہتا۔ اس میں فتنہ فساد شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں سڑکوں پر آپ کو تشدد نظر آتا ہے۔ للٰہذا، کل بھی ہم نے بات کی ہے، آج بھی ہم یہی بات کریں گے کہ یہ معاملات سڑکوں پر حل نہیں ہوں گے۔ جتنا بھی آپ تشدد اور انتشار کی سیاست کریں گے، اس کا انجام نہ ملک کے لیے اچھا ہوگا، نہ اس system کے لیے اچھا ہوگا۔

(T07 پر جاری ہے)

T07-18Aug2026 Rafaqat Waheed/Ed: Waqas 1:10 pm

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: (جاری) آپ جتنی بھی تشدد اور انتشار کی سیاست کریں گے، اس کا انجام نہ ملک کے لیے اچھا ہوگا، نہ اس سسٹم کے لیے اچھا ہوگا۔ یہ راستہ آپ کو کسی بھی کنارے نہیں لگائے گا۔

اس کے بعد جو ابھی ایم۔ کیو۔ ایم کے معزز سینیٹر نے بات کی، اس سلسلے میں حکومت کی تمام تر سفارتی کوششیں جاری ہیں۔ ہمارا دفتر خارجہ اس ایشو کو take up کیے ہوئے ہے اور ہم اس سے بالکل باخبر ہیں۔ ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے کیونکہ بعض ممالک کے ساتھ ہمارے جو diplomatic relations ہیں اور ان کے ساتھ جو frequency of contact ہے، وہ زیادہ ہے۔ ان میں شنوائی بھی زیادہ ہوتی ہے لیکن جن کے ساتھ ہمارے strong diplomatic relations نہیں ہیں، ان channels کو implement کرنے میں یقیناً حکومت کو کچھ مشکلات پیش آتی ہیں یا اس میں کوئی تاخیر ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا لیکن اگر آپ اسے بھیجنا چاہتے ہیں تو ضرور Functional Committee on Human Rights کو refer کر دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس کے متعلق مزید تفصیلات لے کر، بالکل جو latest position ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، اگلے اجلاس میں ایوان کو آگاہ کروں گا۔

آخری بات، معزز سینیٹر صاحب نے جو بلوچستان کے حوالے سے گفتگو کی، دیکھیں یہ ایوان بالا ہے، اس کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں equal representation from all provinces ہے۔ باقی ہماری قومی اسمبلی میں تو آبادی کی بنیاد پر سیٹیں ہیں لیکن یہاں برابر سیٹیں ہیں۔ میں بلوچستان سے تمام معزز سینیٹرز کو، خواہ ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو، جس میں ہمارے معزز پریذائیڈنگ آفیسر بھی شامل ہیں جو اس وقت chair کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ اپنی رائے بھی دیا کریں، صرف تنقید نہ کیا کریں۔ حکومت کو کوئی شوق نہیں ہے کہ وہاں پر آپریشن کرے۔ Law enforcing agencies کو کوئی شوق نہیں ہے کہ وہاں پر آپریشن کریں۔ آپ وہاں پر ہونے والی شہادتوں کی تعداد کو دیکھیں۔ کتنے خوبصورت جوان اور افسران روزانہ کی بنیاد پر وہاں اپنے وطن عزیز کے لیے جانیں نچھاور کر رہے ہیں۔ کیا وہ اپنی خوشی سے وہاں پر گئے ہوئے ہیں یا انہیں شوق ہے کہ وہاں پر آپریشن کریں؟ ابھی وہاں پر جو پولیس کے جوان شہید ہوئے، آپ دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنی مٹی اور اپنی دھرتی کی حفاظت کے لیے بہادری سے لڑے، انہوں نے وہاں پر کتنے BLA کے دہشتگردوں کو ہلاک کیا اور اس کے بعد وہ خود بھی، ایک ایک کرکے شہید ہوئے۔ یہ وہ لازوال داستانیں ہیں بہادری اور شجاعت کی جو ہماری پولیس اور law enforcing agencies بلوچستان میں رقم کر رہی ہیں۔ آپ کی وہاں کے بارے میں اگر کوئی مثبت رائے ہے، کوئی solution کے حوالے سے بات ہے، ضرور کریں۔

یہ بات آپ سب لوگ اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ وہاں پر BLA ایک proxy ہے اور انڈیا وہاں پر invest کر رہا ہے۔ ان کو وہاں پر جتنے resources مہیا کیے جا رہے ہیں، وہ سب انہیں ہمارا دشمن ملک دے رہا ہے اور وہ وہاں پر اس کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ لہٰذا، ان کا راستہ روکنا اور ایک ایک دہشتگرد کا اس سرزمین سے خاتمہ کرنا، جتنی آپ کی اتنی ہی ہماری برابر کی ذمہ داری ہے۔ بلوچستان ہو، سندھ ہو، خیبر پختونخوا ہو، پنجاب ہو، یہ ہم سب کے ہیں، یہ ہمارے اس خوبصورت پاکستان کی اکائیاں ہیں۔ لہٰذا، اگر کسی ایک صوبے کو بھی تکلیف ہو گی، اس کا درد ہم اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔ آج جو موضوعات discuss ہوئے، ان کے حوالے سے یہ چند گزارشات تھیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ The matter is referred to the concerned Committee. میری ایک request ہے، ہاؤس کا بزنس ہے، دو تین items ہیں، مجھے وہ لینے دیں، پھر سب کو floor دیتا ہوں۔ میں نے آپ لوگوں کے ساتھ کافی تعاون کیا ہے۔ صبح سے آپ لوگوں کو بولنے دے رہا ہوں، میں نے بزنس نہیں لیا۔

Order No.15, Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue may move the Order.

<u>Laying of Half Yearly Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the State of Pakistan's Economy for the Year 2025-26</u>

Mr. Bilal Azhar Kayani: Thank you. I wish to lay before the Senate the Half Yearly Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the State of Pakistan's Economy for the Year 2025-26, under sub-section (2) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No.16, Dr. Tariq Fazal Chaudhary, Minister for Parliamentary Affairs may move the Order.

<u>Laying of the Annual Report 2025 of the Election Commission of Pakistan</u>

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Thank you sir. I hereby lay before the Senate the Annual Report 2025 of the Election Commission of Pakistan, as required under sub-section (2) of section 16 of the Elections Act, 2017.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No.17, Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue may move the Order.

<u>Laying of the appropriation accounts for the Financial Year 2024-2025 and audit reports of the Auditor-General of Pakistan for the audit year, 2025-2026</u>

Mr. Bilal Azhar Kayani: Thank you. I rise to lay before the Senate the appropriation accounts for the Financial Year 2024-2025 and audit reports of the Auditor-General of Pakistan for the audit year, 2025-2026, as required by Article 171 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No.18, Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue may move the Order.

Laying of the 1st Biannual Report on Monitoring of the Implementation of 7th NFC Award for the period from July to December, 2024

Mr. Bilal Azhar Kayani: Thank you. I rise to lay before the Senate the 1st Biannual Report on Monitoring of the Implementation of 7th NFC Award for the period from July to December, 2024, under clause (3B) of Article 160 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No.19, Senate Azam Nazeer Tarar, Minister for Human Rights may move the Order.

Laying of the Annual Report 2025-2026 of the National Commission on the Rights of Child

Mr. Aqeel Malik: I rise to lay before the Senate the Annual Report 2025-2026 of the National Commission on the Rights of Child, as required under sub-section (1) of section 17 of the National Commission on the Rights of Child Act, 2017.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. I now give floor to Senator Aon Abbas.

Point raised by Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چیئرمین صاحب! وقت دینے کا شکریہ۔ آج ایک بہت بڑا دن ہے۔ آج ایک نئے سیاسی سفر کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سپریم کورٹ نے ایک آرڈر دیا جس میں چیئرمین عمران خان صاحب کو شفاء انٹرنیشنل ہسپتال shift کرنے کا کہا گیا۔ اگلی پیشی جو 17 ستمبر کو ہے، تب تک ان کو ہسپتال میں رہنے کا حکم دیا ہے۔

چیئرمین صاحب! یقین کیجیے، میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو آج بیان کر سکوں جو میری خوشی کو explain کر سکیں۔ اس لیے کہ پرسوں جب میں نے خان صاحب کی میڈیکل رپورٹ دیکھی تو اس میں کچھ ایسی چیزیں تھیں، جو بہت تکلیف دہ تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جن بیماریوں کا ذکر کیا، میں اس میڈیکل رپورٹ میں نہیں جانا چاہتا، میں صرف قید تنہائی کی ان چیزوں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو تکلیف دہ تھیں۔ ڈاکٹر صاحب اس میں لکھتے ہیں کہ خان صاحب بہت ڈپریشن کا شکار ہیں کیونکہ ان کو daily walk نہیں کرنے دی جاتی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ آپ ان کو شاید ایک

گھنٹے کی walk کی اجازت دے دیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ خان صاحب بہت ڈپریشن کا شکار ہیں کیونکہ ان کی فیملی سے ملاقات نہیں کروائی جارہی۔ آپ ان کو ان کی فیملی سے لمبی ملاقات کا موقع دے دیجیے۔ ڈاکٹر صاحب اس میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ خان صاحب کو کتابیں نہیں دی جارہیں اور اخبارات تک رسائی نہیں دی جارہی۔ ان کو کتابیں اور اخبارات دیے جائیں تاکہ اس ڈپریشن سے باہر نکلیں۔ ڈاکٹر صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان کو ٹی۔وی تک رسائی دی جائے کیونکہ ان کو ٹی۔وی بھی نہیں دیا جارہا۔ ان کو دن کی روشنی میں کچھ دیر باہر ٹہلنے کی اجازت دی جائے۔

چیئرمین صاحب! کہنا آسان ہے۔ جس نے قید تنہائی دیکھی ہے، اس کو اندازہ ہے یہ تکلیف کیسی ہوتی ہے۔ میں نے قید تنہائی دیکھی ہے۔ دن اور رات کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ انسان دیواروں پر لکیریں مارنا شروع کر دیتا ہے۔ آج پہلا دن ہے، کل دوسرا دن ہے، پھر تیسرا دن ہے۔ کھانے کے اوقات سے پتا چلتا ہے کہ صبح ہو گئی، جب ناشتہ آتا ہے تو صبح ہو جاتی ہے۔ جب دوپہر کا کھانا آتا ہے تو اس وقت ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور شام کا کھانا آتا ہے تو مغرب کی نماز کا وقت ہوتا ہے۔ انسان کو یہ احساس ختم ہو جاتا ہے کہ اس نے کس سے بات کرنی ہے، وہ خود سے بات کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یقین کیجیے میں نے تو شاید بارہ چودہ دن گزارے، اس شخص نے نو مہینے قید تنہائی میں گزارے ہوں گے۔ ان نو مہینوں میں ہم کس تکلیف سے گزرے، شاید explain بھی نہیں ہو سکتا۔

ہماری جوانیاں، ہماری عمریں عمران خان صاحب کے ساتھ گزری ہیں، یقین کیجیے یہاں پر جتنے میرے تحریکِ انصاف کے سینیٹرز بیٹھے ہیں، ہم نے ان سے بطور استاد سیکھا ہے۔ وہ ہمارے والد کی جگہ ہیں۔ ہم نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز ہی نہیں بلکہ اپنی تمام زندگی کی جو maturity ہے، اس کا آغاز ان سے کیا تھا۔ انہوں نے انگلی پکڑ کر سکھایا کہ تقریر کیسے کرنی ہے، بولنا کیسے ہے، سیاست میں اصول کیا ہوتے ہیں، legacy کیا ہوتی ہے۔ جب ان کو اس تکلیف میں دیکھتے تھے تو سوائے خاموشی سے اس ایوان میں اس انصاف کو، اس آئین کو دیکھنے کے علاوہ کچھ نہیں کر پاتے تھے۔ آج جب یہ خبر آئی تو ہزاروں لوگ رونے کے علاوہ کچھ نہیں کر پائے۔ یقین کریں ہمارے لیے اس سے بڑی خوشی کیا ہو سکتی تھی کہ اس شخص کو جو کہ اس ملک کا سب سے بڑا patriot تھا، جو سب سے بڑا popular leader تھا، اس کو سیاسی انتقام کی خاطر آپ نے کتنی تکلیف دینی تھی، لیکن وہ نہیں ٹوٹا، نہیں ٹوٹا۔ آج انصاف نے جس طریقے کا فیصلہ دیا۔۔۔ (T08 پر جاری ہے۔)

عون عباس (جاری ہے۔۔۔) اس کو سیاسی انتقام کے لیے آپ نے کتنی تکلیف دینی تھی؟ نہیں ٹوٹا، چیئرمین صاحب! نہیں ٹوٹا، اور آج انصاف نے جس طریقے کا فیصلہ دیا، یقین جانیں ہم اللہ کے بھی شکر گزار ہیں، اس Supreme Court کے بھی شکر گزار ہیں اور انشاء اللہ، رانا ثناء اللہ صاحب ایک درخواست ہے آپ سے بھی، یہ چیزیں روز بروز نہیں ہوتیں، ایک چیز ہوتی ہے Prisoner's Dilemma، جس میں دو parties کو پتہ ہوتا ہے کہ اس ملک کے لیے، اس چیز کے لیے کیا بہتر ہے، لیکن دونوں خوف سے ہاتھ نہیں ملاتے، کیونکہ اگر ایک ہاتھ آپ نے ہاتھ ملا لیا تو دوسرا شاید نکل جائے گا۔ آج راستے نکل رہے ہیں، ایک نیا سیاسی سفر چل رہا ہے، آپ نے جتنا کرنا تھا انتقام بھی لے لیا، حساب بھی چکتے ہو گئے، اس ملک کو ایک نئی طرف لے کے چلتے ہیں، اس ملک کو اس طرف لے کے چلتے ہیں جس میں ملک کے، قوم کی، عوام کے لیے کچھ بہتری ہو سکتی ہے۔ انتقام لیے جا سکتے تھے، انتقام شاید لوگ لینے کی سوچ بھی رہے ہوں گے، لیکن اس سے ملک آگے نہیں بڑھ سکے گا، آج اس خوشی کے موقع پر جب ہمارے چیئرمین صاحب شفاء جا رہے ہیں، میں آپ سے اس چیز کی التجا کروں گا: اس ملک کے لیے سوچیئے اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے کہ ہم اور عمران خان دوبارہ نیا پاکستان بنائیں گے، پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد!

Mr. Presiding Officer: Thank you, sir.

منسٹر صاحب کچھ bills ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو bills لے لیں؟ ایک منٹ، امین صاحب مجھے ایک چیز clear کرنے دیں، ایک منٹ۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی): میرا خیال ہے اگر اور کوئی business نہیں ہے تو اس کو adjourn کر دیں، bills ذرا ہم پھر بعد میں لے آئیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی ڈاکٹر صاحب، پلیز۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریہ چیئرمین صاحب، آپ نے بجائے adjourn کرنے کے ہمیں موقع دیا، چاہے کم لوگ تھے...

جناب پریزائیڈنگ افیسر: ابھی آپ time کو بھی دیکھیں گے کیونکہ point of order پر دو منٹ ہوتے ہیں، میں آپ لوگوں کو زیادہ time دے رہا ہوں۔

Senator Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بہت شکریہ جناب

ابھی طارق فضل چوہدری صاحب نے کہا کہ ہم لوگوں کا اعتماد ہے، میں سچ بات بتاؤں تو ہمارا اعتماد نہیں ہے، لیکن جو ہوا ہے، I wish کہ یہ decision حکومت کی طرف سے آتا based on وہاں پر جو رپورٹ دی گئی تھی اڈیالہ جیل کی طرف سے اور وہاں پر PIMS کا ڈاکٹر، جو حکومت کا employed ہے، اس نے جو دیا تھا اس پر ہونا چاہیے تھا اور یہ کل ہی decision ہو جاتا۔ جب ہم لوگوں نے یہ کہا تھا اس کو آج تک آنا ہی نہیں چاہیے تھا، اب آج آ گیا، decision ہو گیا، بہت اچھی بات ہے، .we welcome that decision لیکن آج میں جو address کر رہا ہوں، میں آج ہر اس شخص کو جو عمران خان سے محبت کرتا ہے، آج میں ہر اس پارٹی ورکر کو، آج میں ہر اس پی ٹی آئی کے لیڈر کو کہہ رہا ہوں کہ please کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں، کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جس کی وجہ سے ان لوگوں کو کوئی موقع ملے کہ وہ اس کو sabotage کرنے کی کوشش کریں۔ آپ ضرور دعائیں کریں، لیکن شفاء ہسپتال کے ارد گرد کوئی مجمع نہ بنائیں، وہاں پر صرف عمران خان کا علاج نہیں ہو رہا ہو گا، وہاں پر ہزاروں اور مریض بھی ہوں گے، please کوئی اس قسم کی چیز نہ کریں، کل کو یہ اس کو جلاؤ گھیراؤ کہہ کر جھوٹی چیزیں کر کے جیسے ان لوگوں نے ہم پر پہلے الزام لگائے ہیں، ویسے الزام لگا کے عمران خان کو پھر اسی طریقے سے کریں، تو میں سب سے request کرتا ہوں، .Thank you very much and I welcome this decision

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ

جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب آپ بالکل دو منٹ نہیں، پانچ منٹ کریں، چلیں آپ کے بعد ہم کر لیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی محسن عزیز صاحب، please دو منٹ۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: ویسے تو طارق فضل چوہدری صاحب آپ کی بڑی مہربانی ہے، آپ وہاں بیٹھے تھے میں نے آپ کو ہی کہا تھا کہ ہماری ایک اور صاحبہ ہیں، اچھا ہے وہ آج نہیں بیٹھی ہیں ورنہ پتہ نہیں ہمارا تو گلا کاٹ دیتیں، آپ کی بڑی مہربانی ہے، آپ ہاؤس کو بڑے اچھے طریقے سے چلاتے ہیں اور یہ نہیں کہ میں آپ کے منہ پہ کہہ رہا ہوں، فضل چوہدری صاحب ہیں، رانا ثناء اللہ صاحب ہیں، انہوں نے بھی ہمیشہ جب بھی یہاں آتے ہیں اچھی گفتگو کرتے ہیں، شائستہ گفتگو کرتے ہیں، بعض اوقات تھوڑی سخت بھی کر دیتے ہیں، وہ ٹھیک ہے لیکن کبھی کوئی نازیبا گفتگو نہیں

کی۔ میں آج نہ صرف Supreme Court کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، یہ ہمارے بھائی نے ٹھیک کہا، حکومت کی طرف سے آتا تھا تو بہتر ہوتا، لیکن ٹھیک ہے، وہاں ان کے Attorney General بھی موجود تھا، اور اس سے بھی گفتگو کی ہو گی، ایک راستہ ہے، ایک صحیح سمت کی طرف میرا خیال ہے اب ہم چل پڑے ہیں، political solutionہی، dialogueہی ایک solution ہے جو کہ اس ملک کو آگے لے کر جائے گا، آج ہماری جو خوشی ہے اس کی انتہا اس لیے نہیں ہے کہ ایک آدمی جس کو تقریباً نو ماہ سے قیدِ تنہائی میں رکھا گیا تھا، ان کے جو legal rightsہیں، اس کو پامال کیا گیا تھا، آج کم از کم اس کی فتح ہوئی ہے، دیر آیند درست آیند کی بات ہے، دیر سے ضرور آیا، دیر سے یہ decisionآیا، دیر سے یہ کام ہوا اور تکلیف کے بعد آیا، لیکن صحیح راستے پہ کم از کم ہم چل پڑے ہیں، اس طرف گامزن ہو چلے ہیں، اور ہم اس کو ان شاءاللہ ثابت کریں گے کہ یہ failed state نہیں ہے، یہ failed system نہیں ہے، اس سسٹم کو اگر صحیح طریقے سے اپنے پاؤں پہ چلنے دیا جائے تو ان شاءاللہ ہم وہ glory حاصل گے جو کہ Singapore نے کی ہے، جو کہ Malaysia نے کی ہے، جو کہ ترقی پذیر ممالک نے حاصل کرکے اب ترقی یافتہ ملک بن چکے ہیں، تو اب ہم بھی اسی لائن پہ انشاءاللہ چلیں گے، اس لیے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دل سے کرتے ہیں کہ اس راستے کو نہ چھوڑیے، اس کو بندش نہ لگائیں، اس کو آگے چلنے دیں، مہربانی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ منسٹر صاحب request کرتا ہوں، ہدایت اللہ صاحب آ گئے ہیں، تو وہ تو پہلے تھوڑے ناراض ہو کے چلے گئے تھے ہم سے، ہم نے موقع نہیں دیا، وہ بول لیتے ہیں اس کے بعد سر آپ بولیں، thank you. بولیں جناب۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت بہت شکریہ چیئرمین صاحب، جہاں تک مولانا صاحب نے جوmotion پیش کی تھی، جو call attention پیش کیا، اس میں فاٹا کے بارے میں بات کی تھی، وہاں جو حالات چل رہے ہیں، وہاں دہشت گردی کے جو حالات ہیں، آج اگر میں آپ کو بتا دوں، کہ دیر میں لوگ پولیس کے ساتھ مورچوں میں بیٹھے ہیں۔ فنانس منسٹر صاحب نے بات کی، ہمارے ساتھ ان کے نمائندوں نے تسلیم کیا اور یہ کہہ دیا کہ یہ ہم مانتے ہیں، لیکن میرے خیال میں یہ بات اس لیے غلط ہے کہ وہاں پر جو باہر نکل گئے، امیر مقام صاحب یا جو دوسرے ساتھی نکل گئے، انہوں نے باہر پریس کانفرنس کر دی اور پریس کانفرنس میں انہوں نے مخالفت کی کہ ہماری بات نہیں سنی گئی اور اپنے طرف سے مسلط کیا گیا۔

پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا تو تھوڑا سا صفائی ہو جائے کہ یہ ان نمائندوں نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کر دی کہ یہ جو انڈسٹری ہے وہاں پر یا جو چیمبر اور چیمبر آف کامرس ہے، یہ لوگ مخالفت خود کر رہے ہیں، کہ یہ سارا ان کی وجہ سے پورا کاروبار تباہ ہو گیا۔ میں ان کی بات پہ یہ الگ بات ہے، انڈسٹری کا الگ بات ہے، عوام کا الگ ہے۔ عوام تو یہ ہے کہ عوام تو آج مطلب ہے کہ وہاں پہ ان کے چھوٹے چھوٹے کاروبار ہیں، وہاں پہ ان کے چھوٹے چھوٹے business ہیں، تو میرے خیال میں یہ انڈسٹری کو اور عوام کو ساتھ ملانا نہیں چاہیے۔ انڈسٹری کے ساتھ بے شک آپ بیٹھ کے کوئی negotiation کریں، کوئی بات کریں، کوئی طریقہ راستہ نکالیں تاکہ جہاں پہ ہمارے پنجاب میں جو انڈسٹری ہے، کراچی میں جو ہے، فاٹا میں ہے، ان کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کے بات کرنا چاہیے تاکہ ان کو بھی کوئی سہولت حاصل ہو جائے۔ لیکن ہم جو بات کرتے ہیں، ہم عوام کی بات کرتے ہیں، عوام کی اس لیے کرتے ہیں کیونکہ سارا فاٹا اور فاٹا میں دہشت گردی تو آپ کو حالات معلوم ہیں کہ وہاں پہ لوگ رہنے کے قابل نہیں ہیں، وہاں سے لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، وہاں پہ لوگوں کے پاس کھانے پینے کا کوئی اشیائے خورونوش نہیں ہے، وہاں پہ کوئی چیز نہیں ہے، تو میرے خیال میں اس کے اوپر مزید ٹیکس لگانا، یہ میرے خیال میں رانا صاحب بیٹھے ہیں تو یہ ذرا ان کے بات کا میں یہ اس لیے کہتا ہوں کہ یہ سنجیدہ آدمی ہے اور اس کا پہلے سے بھی کافی اس میں بات چیت انہوں نے کی ہے، تو میرے خیال میں اس کی وہ وضاحت کریں، کیونکہ انڈسٹری کے الگ اصول ہیں اور عوام کی الگ بات ہے۔

عوام کے پاس نہ ایسے وسائل ہیں، نہ ان کے پاس بڑے بڑے کاروبار ہیں، نہ ان کے پاس نوکریاں ہیں، تو میرے خیال میں اس کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔ انڈسٹری کو الگ کریں، ٹھیک ہے ان کے ساتھ آپ بیٹھ کے بات کریں اور جو دوسرے چیمبر آف کامرس کے تحفظات ہیں ان کے اوپر ان کے ساتھ بات کریں، باقی جو ہمارے عوام کی بات ہم کر رہے ہیں تو یہ تو آپ عوام کے ٹیکس کی مخالفت کرتے ہیں اس لیے کہ وہاں پر کچھ ہے نہیں، حالات خراب ہیں، دہشت گردی ہے، ابھی دیر میں پولیس کے ساتھ عوام بھی مورچوں میں بیٹھے ہیں، اس کو بھی پتہ ہو گا، ٹی وی والے تو اٹھاتے نہیں، انہوں نے سوشل میڈیا پر دیکھا ہو گا کہ نکلے ہیں، عوام پولیس کے شانہ بشانہ لڑ رہے ہیں، تو میرے خیال میں ایسے حالات میں، ایسے واقعات میں پھر وہاں پر ٹیکس لگانا، دوسری بات یہ ہے کہ فاٹا کے جو حالات ہیں 60 سال سے، 1960 سے 2060ء تک انکو exemption دیا گیا تھا، تو اس میں ابھی بہت سال باقی ہیں، پھر اس بات کا کیا مطلب ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you, sir. Order number 9, Minister In-charge Cabinet Secretariat may move Order No.9.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: بہت شکریہ، جنابِ چیئرمین۔ (T09 پر جاری ہے)

T09-18Aug2026 Ali/Ed: Shakeel 01:20 pm

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آرڈر نمبر 9 کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ یہ ہمارا مشترکہ ایک National issue ہے اور اس پر صرف ایک correction ہے، کہ ہمارا جو اس وقت Pakistan Standard Time ہے، یہ Greenwich Mean Time (GMT) کے مطابق پانچ گھنٹے کا فرق ہے، لیکن ہمارا جو notify ہوا ہے، وہ قیامِ پاکستان سے پہلے notify کا ہوا ہے اور وہ ساڑھے پانچ گھنٹے کا فرق بتا رہا ہے۔ تو یہ ایک ایسا technical fault ہے جس کی درستی کے لیے، آپ کی اجازت سے میں یہ Bill present کر رہا ہوں۔

<u>Consideration and passage of [The Standard Time (Interpretation of References) (Amendment) Bill, 2026]</u>

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat: I hereby to move that the Bill further to amend the Standard Time (Interpretation of References) Ordinance, 1943 [The Standard Time (Interpretation of References) (Amendment) Bill, 2026], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed? I now put the Motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Second reading of the Bill Clauses 2 and 3, there is no amendment in Clauses 2 and 3. So I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat may move Order No. 10.

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat: I move that the Bill further to amend the Standard Time (Interpretation of References) Ordinance, 1943 [The Standard Time (Interpretation of References) (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the Motion to the House.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Presiding Officer: The Motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Economic Affairs and Establishment may move Order No. 11.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: اس Bill میں بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس میں بھی صرف ایک correction ہے کہ جہاں پر Federal Government کا نام ہے، وہاں respective authorities کے نام سے replace کرنے کا Bill ہے۔

Consideration and passage of [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2026]

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat: I hereby on behalf of Minister for Economic Affairs and Establishment, beg to move that the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment)

Bill, 2026], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed? I now put the Motion to the House.

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: The Motion is adopted. Second reading of the Bill; Clauses 2 to 6, there is no amendment in Clauses 2 to 6. So I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 6 do from part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 and 6 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Economic Affairs and Establishment may move Order No. 12.

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat: I, on behalf of Minister for Economic Affairs and Establishment, move that the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the Motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Motion is adopted and the Bill stands passed. Mr. Aurangzeb Khan, Minister for National Heritage and Culture may move Order No. 13.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: یہ بالکل اسی طرح technical correction کا Bill ہے اور یہ last Bill ہے۔

<u>Consideration and passage of [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026]</u>

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat: I on behalf of Minister for National Heritage and Culture, beg to move that the Bill to amend the National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) Ordinance, 2002 [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed? I now put the Motion to the House.

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: The Motion is adopted. Second reading of the Bill; Clauses 2 to 10, there is no amendment in Clauses 2 to 10. So I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 10 do from part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 and 10 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Mr. Aurangzeb Khan, Minister for National Heritage and Culture may move Order No. 14.

Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister-In-Charge, Cabinet Secretariat: I, on behalf of Minister for National Heritage and Culture, hereby to move that the Bill to amend the National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) Ordinance, 2002 [The National Institute of Folk and Traditional Heritage (Lok Virsa) (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the Motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Motion is adopted and the Bill stands passed.

(اس موقع پر ایوان میں کورم کی نشاندہی کی گئ)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Count کروا لیں، کوئی مسئلہ نہیں۔ Majority نے کہہ دیا کہ جاری رکھیں۔ آپ دیکھ لیں، quorum پورا نہیں ہے، آپ bell بجائیں quorum پورا نہیں ہے۔

(Bells were rung and count was made)

Mr. Presiding Officer: The proceedings of the House stand adjourned to meet again on Thursday, 20th August, 2026 at 04:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, 20th August, 2026 at 04:00 pm]